اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ... مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۱۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

شرح چندہ

روزنامہ الفضل قادیان دار الامان

خطبہ نمبر

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۷ | مورخہ ۱۶ ذوالحجہ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۸ فروری ۱۹۳۹ء | نمبر ۳۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ½ ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو آج کچھ حرارت رہی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا فرمائیں ؛۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر درد کی شکایت رہتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں ؛۔

صاحبزادی امۃ الجمیل صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو ابھی تک بخار۔ کھانسی اور نزلہ کی تکلیف بدستور ہے۔ دعائے صحت کی جائے ؛۔

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ دار الرحمت میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی ابو العطاء صاحب نے تحریک جدید کے متعلق تقریر کرتے ہوئے احباب کو ۱۰ فروری تک اپنے وعدے لکھا دینے کی تاکید کی ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایام ابتلاء

اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ ۝

یاد رکھو۔ کہ ہمیشہ عظیم الشان نعمت ابتلاء سے آتی ہے۔ اور ابتلاء مومن کے لئے شرط ہے جیسے فرمایا۔ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ یُّتْرَکُوْۤا اَنْ یَّقُوْلُوْۤا اٰمَنَّا وَ هُمْ لَا یُفْتَنُوْنَ۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں۔ کہ وہ اتنے ہی کہدینے پر چھوڑ دیئے جاویں کہ ہم ایمان لائے۔ اور وہ آزمائے نہ جائیں۔ ایمان کے امتحان کے لئے مومن کو ایک خطرناک آگ میں پڑنا پڑتا ہے۔ مگر اس کا ایمان اس آگ سے اس کو صحیح سلامت نکال لاتا ہے اور وہ آگ اس پر گلزار ہو جاتی ہے۔ مومن ہو کر ابتلاء سے کبھی بے فکر نہیں ہونا چاہیئے۔ اور ابتلاء پر زیادہ ثباتِ قدم دکھانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور حقیقت میں جو سچا مومن ہے۔ ابتلاء میں اس کے ایمان کی حلاوت اور لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قدرتوں اور اس کے عجائبات پر اس کا ایمان بڑھتا ہے اور وہ پہلے سے بہت زیادہ خدا کی طرف توجہ کرتا اور دُعاؤں سے نتیجہ بابِ اجابت چاہتا ہے۔ یہ افسوس کی بات ہے۔ کہ انسان خواہش تو اعلیٰ مدارج اور مراتب کی کرے۔ اور ان تکالیف سے بچنا چاہے۔ جو ان کے حصول کے لئے ضروری ہیں ؛۔

یقیناً یاد رکھو۔ کہ ابتلا اور امتحان ایمان کی شرط ہے۔ اس کے بغیر ایمان ایمان کامل ہوتا ہی نہیں اور کوئی عظیم الشان نعمت بغیر ابتلا ملتی ہی نہیں۔ دُنیا میں بھی عام قاعدہ یہی ہے۔ کہ دُنیوی آسائشوں اور نعمتوں کے حاصل کرنے کے لئے قسم قسم کی مشکلات اور رنج و تعب اٹھانے پڑتے ہیں طرح طرح کے امتحانوں میں سے ہو کر گزرنا پڑتا ہے۔ تب کہیں جا کر کامیابی کی شکل نظر آتی ہے اور پھر بھی وہ محض خدا تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے۔ پھر خدا تعالیٰ جیسی نعمتِ عظمیٰ جس کی کوئی نظیر ہی نہیں۔ یہ بدوں امتحان کیسے میسر آسکے۔ پس جو چاہتا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کو پائے۔ اُسے چاہیئے۔ کہ وہ ہر ایک ابتلا کے لئے طیار ہو جائے ؛۔

150

کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شامل ہو گئے

اگر نہیں تو آج ہی تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ بھیجکر شامل ہو جائیں

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"سینکڑوں ایسے لوگ ہیں۔ جو اس سال لکھتے ہیں کہ ہم نے حصہ نہیں لیا تھا۔ مگر اب سکیم کی اہمیت ہم پر واضح ہو گئی ہے اس لئے شامل ہونا چاہتے ہیں۔ اس سال تو میں نے ایسے لوگوں کو اجازت دیدی ہے مگر آئندہ سال نہیں دی جائے گی۔ کیونکہ اب میں اس سکیم کی پوری وضاحت کر چکا ہوں۔ پس سوائے ان کے جو ثابت کر دینگے کہ وہ نئے احمدی ہوئے ہیں۔ یا پہلے کوئی آمد نہیں رکھتے تھے۔ ایسے احمدیوں کے سوا کسی احمدی کا وعدہ قبول نہیں کیا جائیگا۔ خواہ وہ کتنی ہی منتیں کیوں نہ کرے۔ جو اسلال شامل ہوگا۔ وہی آئندہ شامل ہو سکیگا کیونکہ وہی اس قابل ہے کہ اس کا نام تاریخ میں محفوظ رہے۔ پس یہ آخری اعلان ہے دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے"۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے "تحریک جدید کی مالی قربانیوں" میں جہاں اب بہت سے نئے احباب اس لئے شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ کہ وہ خود اس "جہاد کبیر" میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور اسی کی رحمتوں کے وارث بن جائیں۔ وہاں وہ نہ صرف اپنے آپ کو شامل کر رہے ہیں۔ بلکہ اپنے گھر والوں۔ لڑکوں۔ لڑکیوں اور ماں باپ کو بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس فوج میں شامل کرنے کا فخر حاصل کر رہے ہیں۔ کیونکہ جو لوگ ۱۰ فروری تک اس تحریک میں شامل ہو جائیں گے۔ وہی آئندہ شامل رہ سکیں گے۔ اس کے بعد کسی نئے شخص کو شمولیت کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سکیم کی اب پوری وضاحت فرما چکے ہیں۔ جو لوگ ایسی اعلیٰ سکیم میں جو بطور صدقہ جاریہ کے ہمیشہ قائم رہنے والی اور ان کی موت کے ہزاروں سال بعد بھی ان کو ثواب پہنچانے والی ہے۔ شامل نہ ہونگے۔ یقیناً ان کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں رہیگا۔ یاد رکھو۔ اب اس سکیم کی شمولیت میں صرف چند دن رہ گئے ہیں۔ خواب غفلت سے بیدار ہو جاؤ۔ اٹھو اور آگے بڑھو۔ "تحریک جدید سال پنجم" کی قربانیوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ۔ بہت ہونگے۔ جو وقت گذر جانے پر حسرت اور ندامت کا اظہار کریں گے۔ مگر اس وقت ان کی ندامت ان کو کوئی فائدہ نہ دے گی۔ اس لئے آپ اس چند روزہ وقت کے اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں اپنے آپ کو شامل کر لیں۔ تا ندامت کا شکار ہونے سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔ (فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

جناب ملک صاحب خانصاحب کی علالت

جناب ملک صاحب خان صاحب ایم بی۔ ای۔ ڈپٹی کمشنر بہادر جھنگ بعارضہ درد گردہ چند روز سے سخت تکلیف میں ہیں۔ سب دوستوں کی خدمت میں التماس ہے کہ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد

"الفضل" کی توسیع اشاعت کیلئے

گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے "الفضل" کو دلچسپ بنانے کے متعلق جو ہدایات فرمائی تھیں۔ عملہ الفضل ان کے مطابق عمل کرنے کی پوری کوشش کر رہا ہے۔ ناظرین اس بات کو خود محسوس کر رہے ہونگے ادارۂ الفضل کی اخبار کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے کی یہ کوشش انشاءاللہ حتی المقدور جاری رہے گی۔ لیکن جہاں ہم اس بارے میں کوشش کر رہے ہیں۔ وہاں احباب کرام کا بھی فرض ہونا چاہیئے کہ وہ اخبار کی توسیع اشاعت کی کوشش فرمائیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنی جلسہ سالانہ کی "تقریر" میں اس کے متعلق خاص ارشاد فرمایا تھا۔ احباب کرام کو معلوم ہونا چاہیئے کہ جوں جوں الفضل کی اشاعت میں ترقی ہوگی۔ اسے زیادہ سے دلچسپ بنانے کے ذرائع بھی وسیع ہوں گے۔ اور وہ بہت سی رکاوٹیں جو اس وقت مالی مشکلات کی وجہ سے سد راہ بنی ہوئی ہیں دور ہو جائیں گی۔

پس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تعمیل میں احباب کو چاہیئے کہ اپنے اپنے حلقہ میں "الفضل" کی اشاعت بڑھانے کی کوشش فرمائیں۔ اور ہر خریدار کم ازکم ایک ایک خریدار ضرور مہیا کرے۔ کیا احباب اس ضروری کام کی طرف جس کے لئے کوئی زیادہ محنت درکار نہیں۔ صرف اپنے دوستوں اور شناساؤں کو تحریک و ترغیب کی ضرورت ہے متوجہ ہوں گے؟

اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ بیرونی جماعتیں اپنی اپنی جماعتوں سے متعلق ضروری اور اہم اطلاعات جلد سے جلد پہنچانیکا انتظام کریں جس کی آسان صورت یہ ہے کہ دیگر عہدہ داروں کی طرح "الفضل" کا ایک نمائندہ بھی مقرر کیا جائے۔ وہ جہاں اپنے ہاں کی ضروری اطلاعات الفضل میں اشاعت کے لئے بھیجتا رہے۔ وہاں اخبار کی توسیع اشاعت میں بھی کوشاں رہے۔

جو احباب ہماری اس درخواست پر "الفضل" کے خریدار مہیا فرمائیں گے ان کے نام دلی شکریہ کے ساتھ درج اخبار کئے جایا کریں گے۔

خاکسار۔ مینجر الفضل

سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ) کے حصص کی فروخت

ایسے احباب کی اطلاع کے لئے جو اپنا روپیہ کسی مستقل نفع مند کام میں لگانا چاہتے ہوں شائع کیا جاتا ہے کہ سندھ جننگ فیکٹری میں جو گذشتہ سال سندھ میں تیار ہوئی ہے۔ اور جس میں خدا کے فضل سے بہت عمدہ کام ہو رہا ہے۔ اور انشاءاللہ منافعہ بھی بفضل خدا کافی حاصل ہوگا۔ قریباً ستر ہزار کے حصص فروخت ہو چکے ہیں۔ کچھ باقی ہیں۔ روپیہ لگانے کی گنجائش ہے قیمت فی حصہ دس روپے ہے۔ مگر ایک ہزار روپیہ سے کم کے حصص فروخت نہیں کئے جاتے۔ خواہشمند احباب خاکسار سے فوراً خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ۔ سیکرٹری بورڈ آف ڈائرکٹرز
دی سندھ جننگ فیکٹری کنری قادیان۔

میاں محمد اسمٰعیل صاحب کا مفصل پتہ درکار ہے

ایک دوست میاں محمد اسمٰعیل صاحب نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کی وفات کے موقعہ کی ایک روایت اور الہام "ربّ لاتجعل علی الارض من الجن" کے متعلق ایک رؤیا ایک کاغذ کے پرزے پر لکھ کر ارسال کی تھیں۔ وہ دفتر ہذا میں موصول ہو چکا ہے۔ لیکن اس پر لکھنے والے کا مفصل ایڈریس نہیں۔ میاں محمد اسمٰعیل صاحب کو اگر اس اعلان کا علم ہو۔ تو مہربانی فرما کر دفتر ہذا کو اپنے مفصل پتہ سے آگاہ فرمائیں۔

نظارت تالیف و تصنیف

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام جعفر ولد محمد بخش ذات کھرل سکنہ اللہ یار جوئیہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام شورکوٹ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۸ ۳ ۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہٰذا اجائے مذکور شورکوٹ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۱۶ ۱ ۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ۔

(بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ مسمی لال دین ولد بڈھا ذات جٹ سکنہ سندھانوالہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی ہری سنگھ وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہٰذا جملہ قرضخواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۱۶ ۳ ۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور بمقام ڈسکہ بوقت دس بجے قبل دوپہر تاریخ ۱۶ ۳ ۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر تم اپنے دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کاروائی بمقام ڈسکہ ۱۶ ۳ ۳۹ کی جائے گی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۲۳ ماہ جنوری ۱۹۳۹ء

(دستخط) سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی چیئرمین مصالحتی بورڈ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

(بورڈ کی مہر)

پشاور ۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے محکمہ تعلیم نے ملازمین کو خاکسار پارٹی یا کسی اور سیاسی جماعت میں شرکت کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ اخبار نیوز ریویو کا بیان ہے کہ سپین کا سابق شاہ الفانسو آج کل اٹلی کے شاہ کا مہمان ہے۔ جہاں سے جنرل فرینکو کو مالی امداد مل رہی ہے۔ سولینی کی تجویز ہے کہ اسے دوبارہ تخت پر بٹھایا جائے۔ اور اس نے مسٹر چیمبرلین سے بھی جب کہ وہ اٹلی آئے۔ اس خواہش کا اظہار کر کے ان سے مدد کی درخواست کی تھی۔ لیکن شاہ الفانسو نے یہ شرط پیش کی ہے کہ اگر برطانیہ۔ فرانس اور سپین کی حکومت متفقہ طور پر حمایت کرے تو وہ واپس آ سکتے ہیں۔ ورنہ نہیں۔

لکھنؤ ۵ فروری۔ حکومت یو پی نے عورتوں کو ہوائی تعلیم دینے کے لئے ۹ ہزار روپیہ کی رقم منظور کی ہے۔ اور ۲۵ عورتوں کو منتخب کیا گیا ہے۔

لنڈن ۵ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ روس کے مغربی علاقہ میں آباد ڈیڑھ کروڑ یوکرینک اس کوشش میں ہیں۔ کہ ایک علیحدہ جمہوریت قائم کی جائے۔ اور اس کے لئے ایجی ٹیشن زور پکڑ رہی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ ہٹلر کے جاسوس یہ شورش بپا کر رہے ہیں۔

قاہرہ ۵ فروری۔ حکومت مصر صحرائے لیبیا کے محاذ پر ایک زبردست جنگی محاذ تیار کر رہی ہے۔ برطانوی اور مصری ماہرین کی زیر ہدایت ہزاروں مرد و زن شب و روز اس کام پر لگے رہتے ہیں۔ وزیر اعظم مصر محمد محمود پاشا نے ایک انٹرویو کے دوران یوں کہا۔ کہ عالمگیر جنگ کے آثار ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یہ بہت قریب ہے۔

بمبئی ۵ فروری۔ وزیر اعظم بمبئی نے پریس کے نام ایک بیان جاری کیا ہے۔ جس میں کہا ہے کہ بعض اخبارات فرقہ دار کشیدگی کو بڑھا رہے ہیں۔ اور اب گجراتی اور مرہٹی کا جھگڑا پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جا رہی ہے۔ اس لئے آئندہ ایسے مضامین اور خبروں سے احتراز کیا جائے۔ اور پریس کی آزادی سے ناجائز فائدہ

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

اٹھا کر حکومت کو اس پر پابندیاں عائد کرنے کے لئے مجبور نہ کیا جائے۔

ماسکو ۴ فروری۔ روس کے وزیر خارجہ نے ہنگری کے سفیر کو مطلع کیا ہے۔ کہ حکومت روس نے ہنگری کے ساتھ تعلقات منقطع کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ ہنگری کے معاملات میں جرمنی کا بڑا دخل ہے اور اس وجہ سے حکومت ہنگری بھی سوویٹ کے خلاف معاہدہ میں شریک ہو چکی ہے۔ بوڈاپسٹ میں روسی سفارت خانہ اور ماسکو میں ہنگرین سفارتخانہ بند کر دیا جائے۔

حیدر آباد دکن ۵ فروری مسلمانوں نے وزیر اعظم کی خدمت میں ایک میموریل پیش کیا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ آریہ سماجیوں نے ریاست کے پر امن ماحول کو درہم برہم

کا رویہ بہت نرم ہے اگر دو ہفتہ کے اندر اندر اس شورش کے خاتمہ کے لئے موثر ذرائع اختیار نہ کئے گئے۔ تو مسلمان براہ راست ان کے مقابلہ کے لئے میدان میں نکلیں گے۔ اور حکومت کی سختیوں سے بے نیاز ہو کر ان کا مقابلہ کریں گے۔

لنڈن ۵ فروری فلسطین کانفرنس ۷ فروری سے شروع ہو رہی ہے آج برطانوی اخبارات نے لکھا ہے کہ اگر تمام کوششوں کے باوجود حکومت کسی نتیجہ پر نہ پہنچی۔ اور ناکامی کی حالت میں ختم ہوئی۔ تو جیسا کہ حکومت برطانیہ اعلان کر چکی ہے۔ وہ اپنی تجاویز نافذ کر دے گی۔

پشاور ۴ فروری محکمہ ریڈیو نے بغیر لائیسنس سیٹ رکھنے والوں کی تلاش

تک ۲۲۵ ایسے لوگ پکڑے جا چکے ہیں جن میں فوج اور سول کے بعض اعلیٰ افسر بھی شامل ہیں۔

آگرہ ۵ فروری۔ سیٹھ جمنا لال بجاج کو آج جے پور میں داخلہ کی ممانعت کے احکام کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان کو سٹاف سمیت کسی نامعلوم جگہ کی طرف لے جایا گیا۔ گاندھی جی نے ان کو بذریعہ تار پیغام بھیجا ہے کہ اپنے ارادے پر قائم رہیے۔ میری پرارتھنا آپ کے ساتھ ہے۔ پنڈت جواہر لال نے تار دیا۔ کہ میں اس جنگ کو غور سے دیکھ رہا ہوں۔ کامیابی یقینی ہے

ٹوکیو ۵ فروری۔ فرانس۔ امریکہ اور برطانیہ نے چین کے متعلق جاپان کی پالیسی پر جو پروٹسٹ کیا تھا۔ اس کا جواب تیار ہو گیا ہے اور مسودہ عنقریب جاپانی پارلیمنٹ میں پیش ہوگا۔ اس میں اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے۔ کہ یہ مسئلہ بین الاقوامی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فوج میں شامل ہونیکا آخری موقعہ ہاتھ سے جانے نہ دیں

ہر وہ شخص جس نے گذشتہ کسی سال میں بھی حصہ نہیں لیا۔ یا گذشتہ چار سال میں سے صرف ایک سال حصہ لیا۔ یا دو سال لیا۔ یا تین سال لیا۔ ایسے تمام احباب کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی طرف سے اجازت ہے کہ وہ تحریک جدید سال پنجم کی مالی قربانیوں میں شمولیت اختیار کرتے ہوئے اپنا نام تاریخ احمدیت میں محفوظ کرا لیں۔ اور ساتھ ہی اس کے اپنی گذشتہ سالوں کی کمی کا بھی ازالہ کر لیں۔ کیونکہ اس سال میں تو حضور نے از راہ کرم ہر شخص کو اجازت فرما دی ہے کہ وہ سال پنجم کی قربانیوں میں شامل ہو جائے۔ مگر آئندہ سال میں کوئی شخص سوائے طالب علم یا بے کار جو بر سر کار ہو جائے۔ اور کسی کا نیا وعدہ حضور منظور نہیں فرمائیں گے۔ پس واضح طور پر سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ تحریک جدید سال پنجم کی قربانیوں میں شمولیت کی سب کو اجازت ہے۔ اب آپ دیکھ لیں کہ کیا آپ اس اہم فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ ورنہ یہ خطبہ پڑھ کر پہلا کام یہ کریں۔ کہ اپنے وعدے کی چٹھی یا فارم حضرت امیر المومنین کی خدمت میں ارسال کر دیں اور اس بات کو یاد رکھیں کہ یہ خطبہ ہی اس جمعہ میں سنایا جائے۔ کیونکہ یہ خطبہ ہے بھی تحریک جدید کی قربانیوں کے بارہ میں۔ اور آنے والا جمعہ ۱۰ فروری کو ہے جو وعدوں کی آخری تاریخ ہے خطبہ سنانے کے بعد اپنی جماعت کے ہر ایک دوست سے پھر ایک دفعہ وعدوں کے اضافوں یا نئے وعدہ کرنے کے بارے میں دریافت کر لیں۔ تاکہ آپ فہرست یا اپنا وعدہ ۱۱ فروری کو مقامی ڈاک خانہ کی مہر کے ساتھ ارسال کر سکیں۔ غرض پوری توجہ سے اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں شامل کرنے کی سعی بلیغ کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

نیز ہر وہ شخص یہ بھی نوٹ کرے۔ جس نے سال چہارم کا چندہ تاحال ادا نہیں کیا۔ بلکہ مزید مہلت لے لی ہے۔ یا ادائیگی کا وقت آئندہ ہے کیا اسے باوجود سال چہارم کا وعدہ نہ پورا کرنے کے سال پنجم کی مالی قربانی میں شمولیت کی اجازت ہے۔ پس ایسے دوست کسی کشمکش و پیچ میں نہ رہیں۔ بلکہ اللہ کا نام لے کر اپنا وعدہ سال پنجم کا وقت کے اندر حضور کے پیش کر دیں۔

(فنانشل سیکرٹری تحریک جدید)

کر دیا ہے۔ اور ان کی سازشیں اور شرارتیں روز افزوں ہیں۔ ان کے مقابلہ میں ریاست

کے لئے جو مہم شروع کر رکھی ہے وہ کامیاب ہو رہی ہے۔ چنانچہ صوبہ سرحد میں اس وقت

کانفرنس کے ذریعہ حل نہیں ہو سکتا۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰہِ

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱۔ احباب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ دس فروری آخری تاریخ ہے جس میں ہندوستان کے دوست تحریک جدید میں حصہ لے سکتے ہیں ؏

۲۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے یہ تحریک ایسے ثمرات پیدا کرنے والی ہے۔ کہ نسلیں اس سے برکت پائیں گی۔ پس اس میں حصہ لینا گویا اپنی نسلوں کے لئے برکت کی بنیاد رکھنا ہے ؏

۳۔ مجھے افسوس ہے کہ جہاں حصہ لینے والوں نے آگے سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ اور بعض نے گزشتہ سالوں کی بھی تلافی کی ہے۔ وہاں بعض بڑی بڑی جماعتیں اب تک خاموش ہیں ؏

۴۔ ممکن ہے اس کی وجہ یہ ہو۔ کہ ان کی لسٹ راستہ میں ضائع ہو گئی ہو۔ یا ممکن ہے سیکرٹری نے خیال کیا ہو کہ وہ لسٹ بھجوا چکا ہے۔ لیکن اس کے پاس پڑی رہی ہو۔ اس لئے جماعتوں کو اس طرف سے تسلی کر لینی چاہیئے۔ ایسی کئی مثالیں اس سال میں سامنے آئی ہیں۔ کہ راستے میں لسٹ غائب ہو گئی۔ یا سیکرٹری کو بھیجنے کا خیال نہ رہا ؏

۵۔ ہو سکتا ہے کہ سیکرٹری خود نادہند ہو۔ اور اپنے نقص پر پردہ ڈالنے کے لئے دوسروں کو بھی تحریک نہ کرتا ہو۔ مگر اس طرح ثواب سے محروم رہنے کی ذمہ داری بھی افراد ہی پر ہو گی ؏

۶۔ بعض نیکیاں ایسی ہوتی ہیں جنکا ہمیشہ موقعہ ملتا رہتا ہے۔ لیکن بعض نیکیوں کا موقعہ صدیوں میں ملتا ہے۔ اور جو اس سے محروم رہ جاتے ہیں۔ ندامت کا شکار ہوتے ہیں۔ مگر ندامت فائدہ نہیں دیتی۔ پھر کیوں نہ انسان ندامت کے وقت سے پہلے ہی اپنے لئے زادِ راہ مہیا کرے ؏

۷۔ جیسا کہ میں کہہ چکا ہوں۔ تحریک جدید سے تبلیغ اسلام کی ایک مستقل بنیاد رکھی جائے گی۔ پس یہ ایک صدقہ جاریہ ہے اور کنوؤں اور سراؤں کے بنانے سے بہت زیادہ موجب ثواب ؏

۸۔ لوگ اولاد کے لئے ترستے ہیں۔ کہ شائد ان سے نیک نام باقی رہے۔ مگر اولاد کی نیکی کا ذمہ دار کون ہو سکتا ہے مگر تحریک جدید کا حصہ نیک نام قائم رہنے کی بفضلہ تعالےٰ ضمانت ہے۔ اور کیا تعجب کہ جو اس ذریعہ سے اپنی نیکی کو قائم رکھنے کی کوشش کرے خدا تعالےٰ اس کی اولاد کو بھی نیکی کا قائم کرنے والا بنا دے ؏

۹۔ جو کسی کو نیکی کی تحریک کرے۔ وہ بھی اس کے ثواب میں شریک ہوتا ہے۔ پس اگر آپ حصہ لے چکے ہیں تو دوسروں کو تحریک کریں۔ اور ان تک یہ آواز پہنچا دیں۔ اور اگر آپ بوجہ معذوری حصہ نہیں لے سکے۔ تب بھی یہ کام کریں۔ تا وہ ثواب جو آپ اپنے روپیہ سے نہیں حاصل کر سکے۔ دوسرے کے روپیہ سے آپکو حاصل ہو جائے ؏

۱۰۔ سب سے آخر میں آپکو یہ توجہ دلاتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس تحریک میں برکت دے۔ اور اس میں حصہ لینے والوں کے مالوں اور جانوں اور عزت میں برکت دے۔ اور ان کی پائدار نیک یادگار قائم کرے۔ اور ایسا ہو کہ اس تحریک کے ذریعہ سے اربوں کروڑوں بندگانِ خدا کو خدا تعالےٰ کا چہرہ دیکھنا نصیب ہو۔ اور اسلام کا بول بالا ہو۔ اللّٰھم آمین

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خطبہ جمعہ

سنہ ۱۹۳۹ و ۱۹۴۰ء مالی لحاظ سے امتحان کے سال اور عظیم الشّان برکات کے موجب ہیں

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۲۰ جنوری سنہ ۱۹۳۹ء

سُورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

مجھے تا حال کھانسی کی شکایت ہے۔ گو آگے سے کسی قدر کمی ہو رہی ہے جس کی وجہ سے میں خطبہ پڑھانے کے لئے آگیا ہوں۔ لیکن ابھی اتنا آرام نہیں آیا۔ کہ میں متواتر بول سکوں یا یہ کہ میری آواز بلند ہو سکے :۔

میں پہلے تو

تحریک جدید کے چندہ کے متعلق

دوستوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ کہ اب وعدوں کی میعاد ختم ہونے کے قریب آرہی ہے۔ لیکن بہت سی جماعتیں ابھی ایسی ہیں۔ جنہوں نے ابھی تک جوابات نہیں دیئے۔ گو جن جماعتوں کے جواب آئے ہیں۔ یا جن دوستوں نے اس چندہ میں شمولیت اختیار کی ہے انہوں نے گزشتہ سالوں سے زیادہ حصہ لیا ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی

تین سَو کے قریب جماعتیں

ایسی ہیں۔ جن کی طرف سے جوابات موصول نہیں ہوئے۔ گو یہ اطلاعات آرہی ہیں۔ کہ وہ فہرستیں تیار کر رہی ہیں۔ اور جلد ہی تیار ہونے کے بعد بھیج دیں گی۔ اسی طرح قادیان میں بھی محلہ جات کی فہرستیں ابھی مکمل نہیں ہوئیں :۔

جیسا کہ میں پہلے بھی کئی دفعہ بتا چکا ہوں۔ قادیان والوں کے لئے خصوصاً۔ اور بیرونجات کے لوگوں کے لئے عموماً سنہ ۳۹ء اور سنہ ۴۰ء

مالی لحاظ سے امتحان کے سال

معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اس میں اتنی چندہ کی تحریکیں ہُوئی ہیں۔ کہ شائد اس سے پہلے جماعت میں کبھی بھی اتنی تحریکیں نہیں ہوئیں۔ ماہواری چندوں کی باقاعدہ ادائیگی۔ بلکہ ان میں زیادتی کا اعلان مرکز سلسلہ کی طرف سے کیا جا چکا ہے۔ اور بہت سے دوست اس میں زیادتی کی طرف مائل ہیں۔ گو بہت سے سست بھی ہیں :۔

اسی طرح تحریک جدید کا چندہ علاوہ ان ماہواری چندوں کے ہے پھر جماعت نے اپنی مرضی سے ایک

خلافت فنڈ

کھولا ہے۔ جس کا زور بھی اسی سال پر پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالےٰ نے ایک امتحان کی یہ صورت بھی پیدا کر دی ہے۔ کہ مہینوں مہینے گزر چکے ہیں۔ مگر بارش نہیں ہوئی۔ ہماری جماعت کا اسّی فی صدی حصہ زمینداروں کا ہے اور

زمینداروں کے لئے یہ ایّام

بڑے ہی ابتلاء کے ایام ہیں۔ ان کی خریف کی آمدنیاں صفر کے برابر رہی ہیں۔ سوائے ان کے جن کی زمینیں نہری علاقوں میں ہیں۔ اسی طرح اُن کی فصلِ ربیع بھی تباہ ہوتی نظر آتی ہے اور اگر

خدا تعالےٰ کا فضل بارش کی صُورت میں

نازل نہ ہو۔ تو اس کی صورت بھی بہت خطرناک ہے :۔

میں چونکہ خود زمیندار ہوں۔ اس لئے میں زمینداروں کی اس حالت کو خوب سمجھتا ہُوں۔ شہری لوگ اس بات کا اندازہ نہیں کر سکتے کہ زمینداروں کی پچھلی فصل کیسے گزری ہے۔ اور آگے اُن کے لئے کس قسم کے خطرات ہیں۔ میری اپنی ایک جگہ اڑتالیس ایکڑ زمین کاشت تھی۔ اور دو کنوئیں بھی اس میں تھے۔ مگر کل آمد اسّی روپے ہُوئی ہے۔ اور اسی آمد میں سے ہی

سرکاری لگان

بھی ادا کرنا ہے۔ جو سُنا گیا ہے۔ کہ سَو سے بھی زائد ہے۔ حالانکہ کنوئیں بھی اس زمین میں ہیں۔ اور میں سمجھتا ہُوں اگر اس زمین میں یہ دو کنوئیں نہ ہوتے تو کل آمد چار آنے یا دو آنے فی ایکڑ بنتی :۔

تو بارانی زمینوں والے آج کل نہایت خطرناک حالت میں ہیں۔ گورداسپور سیالکوٹ۔ اور گجرات کا علاقہ جہاں ہماری جماعتیں زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ بارانی علاقہ ہے۔ اس کے مقابلہ میں لائل پور اور سرگودھا گو چندہ کے لحاظ سے ان ضلعوں سے بڑھ جائیں یا جلسہ سالانہ پر ان علاقوں کے لوگ زیادہ تعداد میں آجائیں۔ کیونکہ نہری علاقہ ہونے کی وجہ سے یہاں کے زمینداروں کی مالی حالت عموماً اچھی ہے۔ مگر

اصل جماعت کا پھیلاؤ

گورداسپور۔ سیالکوٹ۔ ہوشیارپور جالندھر اور گجرات کے ضلعوں میں ہے یہ گویا پانچ ضلعے ہیں۔ جہاں جماعت اچھی خاصی تعداد میں پھیلی ہوئی ہے باقی اضلاع جس قدر ہیں۔ وہ ان سے اتر کر ہیں :۔

اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ اور بھی ایسے اضلاع ہیں۔ جہاں احمدی معقول تعداد میں پائے جاتے ہیں مثلاً شیخوپورہ۔ اور گوجرانوالہ۔ یہاں اچھی جماعتیں ہیں۔ مگر بہر حال یہ ان پانچ ضلعوں سے اتر کر ہی ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ

جماعت کے افراد کی کثرت

جالندھر میں بھی نہیں۔ صرف جالندھر کے اتنے حصہ میں ہماری جماعت کے لوگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ جو ہوشیارپور سے ملتا ہے۔ اس لحاظ سے جماعت کا اصل پھیلاؤ ہوشیارپور میں ہی ہے۔ جالندھر میں نہیں۔

گویا گورداسپور۔ ہوشیارپور۔ گجرات اور سیالکوٹ یہ چار ضلعے ایسے ہیں جہاں ہماری جماعتیں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔ اور یہ چاروں ضلعے ایسے ہیں۔ جن کے زمینداروں کا تمام تر انحصار بارش پر ہے۔ اور اب ایک لمبے عرصہ تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے مالی طور پر ان کی حالت اتنی خطرناک ہے۔ کہ انسان یہ بھی نہیں سمجھ سکتا۔ کہ وہ روٹی کہاں سے کھا رہے ہیں۔ گویا جہاں اور کئی قسم کے ابتلا تھے۔ وہاں ایک

آسمانی ابتلاء

بھی آ گیا۔ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ اپنے بندے کا امتحان لینا چاہتا ہے۔ اور وُہ یہ دیکھنا چاہتا ہے۔ کہ میرا بندہ کس قدر برداشت کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے۔ جب انسان اس ابتلاء کو برداشت کر لیتا ہے۔ اور دنیا پر ظاہر کر دیتا ہے۔ کہ اس کی محبت اپنے رب سے اور اس کا ایمان اپنے خدا پر اتنا مضبوط ہے۔ کہ وُہ کسی ابتلاء سے نہیں ٹوٹ سکتا۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل اس پر بارش کی طرح برسنے لگ جاتے ہیں۔ گویا ابتلاء کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے مائیں بعض دفعہ اپنے بچے کو ڈراتی ہیں۔ اور جب وہ ڈر کر رونے لگتا ہے۔ تو اسے گلے سے لپٹا کر آپ بھی رونے لگ جاتی ہیں۔

مومن کے ابتلاء

کی بھی ایسی ہی مثال ہے۔ بعض دفعہ اللہ تعالےٰ اپنے مومن بندے کو ڈراتا ہے۔ مگر جب وُہ ابتلاؤں سے گھبراتا نہیں۔ بلکہ قربانی کرتا چلا جاتا ہے۔ تو اللہ تعالےٰ اس کو اسی طرح اپنے گلے سے لپٹا لیتا ہے جس طرح ماں اپنے بچے کو گلے سے لپٹ لیتی ہے۔ کیونکہ

خدا تعالےٰ کی محبت

اپنے بندہ سے اتنی شدید اور اتنی عظیم الشان ہوتی ہے۔ کہ انسانی محبتیں اس کے مقابلہ میں کوئی ہستی ہی نہیں رکھتیں۔ بلکہ جس نے خدا تعالےٰ کی محبت کو نہیں دیکھا۔ صرف انسانی محبت کو ہی دیکھا ہے۔ وُہ اس کی محبت کا قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ تو یہ ابتلاء اپنے اندر

ایک عظیم الشان برکت

رکھتا ہے۔ بشرطیکہ جماعت اس امتحان میں پُوری اترے۔ میں نے بتایا ہے کہ اس سال کے ابتلاء کا اثر صرف اس سال تک ہی محدود نہیں بلکہ اگلا سال بھی اس کے اندر شامل ہے۔ کیونکہ ایک سال کا اثر لازماً دُوسرے سال پر پڑتا ہے۔ جو لوگ ایک سال بہت زیادہ قربانیاں کریں۔ انہیں دوسرے سال بھی

قربانی میں دقتیں

محسوس ہوتی ہیں۔ اور کہیں تیسرے سال جا کر ان کا اثر دُور ہوتا ہے۔ تو علاوہ ان ابتلاؤں کے جو جماعتی نظام کے ماتحت ہیں۔ یا اپنی مرضی کے مطابق اختیار کئے گئے ہیں۔ خدا تعالےٰ نے بھی اپنا حصہ ابتلاؤں میں شامل کر دیا ہے۔ گویا یہ ابتلاء

چار گوشوں کا ابتلاء

ہے۔ اور نہایت ہی مکمل اور لطیف ابتلاء ہے۔

چندہ عام جو ہے یہ جماعت کی طرف سے چندہ ہے۔ یعنی ایک جماعتی اور نظامی فیصلہ کے ماتحت لوگ چندہ دیتے ہیں۔ اور یہ جماعت کے افراد کی ایک آزمائش ہے۔ جماعت کہتی ہے آؤ ہم اپنے اندر شامل ہونے والوں کی آزمائش کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں۔ کہ وُہ کہاں تک قربانی کا مادہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔

تحریک جدید خود خلیفہ کی طرف سے ہے۔ گویا

دُوسری آزمائش خلیفہ کی طرف سے

شروع ہے۔ اور اس نے کہا ہے کہ آؤ میں بھی اس سال جماعت کی آزمائش کروں۔ خلافت جوبلی کی تحریک نہ جماعت کی طرف سے ہے۔ اور نہ خلیفہ کی طرف سے۔ بعض دوستوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا۔ اور جماعت کے باقی دوستوں نے اس خیال کے ساتھ اتفاق کا اظہار کر دیا پس یہ ایک ایسی تحریک ہے جس میں ہر شخص اپنا آپ امتحان لیتا ہے۔ اور دیکھتا ہے کہ وُہ کس قدر قربانی کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہے غرض ہماری جماعت کے تمام دوستوں نے اپنے آپ کو انفرادی طور پر اس امتحان کے لئے پیش کر دیا۔ انہوں نے کہا ہمارا امتحان نظام سلسلہ نے بھی لیا۔ ہمارا امتحان خلیفہ نے بھی لیا۔ آؤ ہم آپ بھی اپنا امتحان لیں تب

اللہ تعالےٰ نے عرش سے کہا

ہم بھی اس امتحان میں اپنی طرف سے ایک سوال ڈال دیتے ہیں۔ پس یہ کیسا عظیم الشان ابتلاء ہے۔ جو اس سال ہماری جماعت پر آیا ہے۔ خُدا نے بھی ہماری جماعت کا ایک امتحان لیا ہے۔ خلیفہ نے بھی جماعت کا ایک امتحان لیا ہے۔ نظام سلسلہ نے بھی جماعت کا ایک امتحان لیا ہے۔ اور ہر فرد نے بھی انفرادی طور پر اپنا اپنا امتحان لیا ہے۔ گویا چاروں گوشے جو تکمیل کے لئے ضروری ہیں۔ وُہ اس امتحان میں پائے جاتے ہیں۔ آخر

انسان کے تعلّقات

کی کیا نوعیت ہے۔ اس کے چار ہی قسم کے تعلقات ہوتے ہیں۔ یا اس کا اپنے نفس کے ساتھ تعلق ہوتا ہے یا دُوسرے انسانوں کے ساتھ تعلّق ہوتا ہے۔ یا رُوحانی یا جسمانی حاکم سے اس کا تعلق ہوتا ہے۔ اور یا پھر خدا تعالیٰ سے تعلق ہوتا ہے۔ اس سال یہ چاروں ہی ابتلاء آ گئے۔

جماعتی امتحان

بھی جاری ہے۔ خلیفہ کا امتحان بھی جاری ہے۔ خود اپنے نفس کے امتحان کے لئے بھی جماعت کے ہر فرد نے اپنے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ صرف اللہ تعالےٰ کا ایک امتحان رہتا تھا سو یہ تینوں ابتلاء دیکھ کر اللہ تعالےٰ نے کہا آؤ ہم بھی اُن کے سامنے ایک امتحانی پرچہ رکھ دیتے ہیں۔ پس اس نے بھی جماعت کا ایک امتحان لیا اور اس طرح ہمارے

امتحان کے چار پرچے

ہو گئے۔ اب وُہ شخص جو ان چاروں پرچوں میں پاس ہو جائے۔ اس سے زیادہ خوش نصیب اور کون شخص ہو سکتا ہے۔

پس آج ہماری جماعت میں سے ہر شخص کے لئے ضروری ہے۔ کہ وُہ جماعتی امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ خلیفہ کے امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ نفس کے محاسبہ کے امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ اور خُدا تعالےٰ کے امتحان میں بھی کامیاب ہو۔ بے شک یہ امتحان سخت ہے۔

ایک نہیں چار امتحان ہیں

لیکن پھر ان چاروں امتحانوں کے بعد کوئی قسم امتحان کی باقی نہیں رہ جاتی۔ الہٰی امتحان بھی اس سال ہو رہا ہے۔ ملی امتحان بھی اس سال ہو رہا ہے۔ ذاتی امتحان بھی اس سال ہو رہا ہے۔ اور خلیفہ کی طرف سے بھی امتحان اس سال ہو رہا ہے۔ پس جیسا کہ میں نے بتایا تھا۔ یہ

دو سال مالی لحاظ سے بہت سخت ہیں

اور آثار بتاتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بھی زیادہ سخت کر دیا ہے۔

مگر خدا تعالےٰ کے امتحان کی شمولیت بڑی برکتیں رکھتی ہے۔ دُنیا میں بھی بعض لوگ جب کسی امتحان میں شامل ہو جائیں۔ تو بعد میں ان کی ترقی کے بڑے بڑے سامان پیدا ہو جاتے ہیں اور کئی خرابیاں برکتوں کا موجب بن جاتی ہیں۔ جب جنگِ عظیم ہوا ہے اُس وقت

انگریزوںؐ اور فرانسیسیوںؐ کی فتح کے آثار

جب جرمن حکومت نے دیکھے۔ تو انہوں نے بے تحاشا امریکن جہازوں پر حملے کر دیئے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آخر امریکہ بھی لڑائی میں کُود پڑا۔ بعد میں لوگوں کو جرمن والوں کی اس چالاکی کا علم ہوا۔ کہ انہوں نے کیوں

امریکن جہازوں پر حملے

کیے تھے ؛

اصل بات یہ ہے۔ کہ جرمن والوں نے یہ سمجھا۔ کہ فرانسیسیوں اور انگریزوں سے ہمارے پشتینی جھگڑے چلے آتے ہیں۔ اور یہ بقول پنجابی زمینداروں کے ہمارے

"بنّے" کے شریک

ہیں۔ اگر صرف یہی لڑائی میں شامل رہے۔ تو یہ صلح کے وقت اتنی کڑی شرطیں رکھیں گے۔ کہ ہمیں پیس ڈالیں گے لیکن اگر اس جنگ میں امریکہ بھی شامل ہو گیا۔ تو امریکہ کو چونکہ ہم سے نہ کوئی شراکت ہے۔ اور نہ کوئی پُرانی دُشمنی۔ اس کے علاوہ ایک کروڑ کے قریب وہاں جرمن بھی رہتے ہیں۔ جن کا امریکہ والوں پر اثر ہے اس لیے اگر وہ جنگ میں شامل ہو گیا۔ تو صلح میں بھی لازماً شامل ہو گا۔ اور جب وُہ صلح میں شامل ہو گا۔ تو وُہ صلح کے وقت اتنی کڑی شرائط نہیں رکھنے دے گا۔ اور وُہ ضرور کچھ نہ کچھ نرمی کرے گا۔ چنانچہ واقعہ میں ایسا ہی ہوا۔ اس جنگ میں

امریکہ کی شمولیت

کی وجہ سے صلح کے وقت بہت نرم شرطیں طے ہوئیں۔ ورنہ پہلے ان کے جو کچھ ارادے تھے۔ اُس کا پتہ اس امر سے لگ سکتا ہے۔ کہ مسٹر لائڈ جارج نے ایک تقریر میں یہاں تک کہہ دیا تھا۔ کہ

ہم سیب کو اتنا نچوڑیں گے کہ اس کے بیج بھی چیخ اُٹھیں گے۔

یعنی ہم جرمنی کو اتنا ذلیل کریں گے اور اس سے اتنا روپیہ وصول کریں گے۔ کہ اس کی ہڈیاں کھوکھلی کر دیں گے۔ تو بندوں کے ابتلاؤں کے ساتھ اللہ تعالےٰ کے ابتلاء کا شامل ہو جانا

ایک بہت بڑی برکت کا پیشِ خیمہ

ہے۔ کیونکہ بندوں کو دوسرے بندوں پر رحم آئے۔ یا نہ آئے۔ کیونکہ کسی انسان کو کیا پتہ کہ دُوسرے کو کیا تکلیف ہے۔ اور اس نے کن مخالف حالات میں قربانی کی ہے۔ اللہ تعالےٰ کو ضرور رحم آجاتا ہے کیونکہ وہ عالم الغیب ہے۔ اور وہ جب کوئی ابتلا اپنے بندوں پر وارد کرتا ہے۔ تو ساتھ ساتھ عالم الغیب ہونے کی وجہ سے اُن کے حالات بھی دیکھتا جاتا ہے۔ اور جب اسے رحم آتا ہے۔ تو وُہ

اگلی پچھلی تمام کسریں نکال دیتا ہے

جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔ کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ایک بادشاہ کو یہ خواب دکھایا گیا۔ کہ سات سال قحط پڑے گا۔ مگر جب سات سال گزر جائیں گے۔ تو اللہ تعالےٰ کو رحم آئے گا۔ اور وُہ پچھلے سارے نقصانات پورے کر دے گا۔ تو اگر صرف بندوں کے امتحان ہوتے۔ تو وُہ تم کو بدلہ نہیں دے سکتے تھے۔ مثلاً جماعت چندوں کے مقابلہ میں تمہیں کیا دے سکتی ہے۔ یا میں

تحریک جدید کے بارہ میں

تمہیں کیا دے سکتا ہوں۔ یا

خلافت جوبلی فنڈ

میں حصہ لینے کی وجہ سے وہ لوگ تمہیں کیا بدلہ دے سکتے ہیں جنہوں نے یہ تحریک کی۔ انسانوں میں سے کوئی ان چیزوں کا بدلہ نہیں دے سکتا ؛

پس جب کوئی انسان اس کا بدلہ نہیں دے سکتا۔ تو اللہ تعالےٰ نے خود اپنا حِصّہ اس میں ڈال دیا اور خدا تعالےٰ جب لیا کرتا ہے۔ تو وُہ دیا بھی کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ نے کہا۔ جماعت پر اس وقت تین ابتلاء ہیں۔ آؤ میں بھی ان ابتلاؤں میں اپنی طرف سے

ایک اور ابتلاء کا اضافہ

کر کے شامل ہو جاؤں۔ تاکہ ان کی قربانیاں بے بدلہ کے نہ رہیں۔ اور میری طرف سے انہیں اتنا کثیر بدلہ مل جائے۔ جو باقی کی تین قربانیوں کے بدلہ پر بھی حاوی ہو جائیں ؛

پس گو بظاہر

قحط کے آثار نہایت خطرناک

نظر آتے ہیں۔ مگر روحانی نقطۂ نگاہ سے اس میں بہت بڑی برکات پوشیدہ ہیں۔ اور اب جماعت کے ابتلاء ایسے نہیں رہے۔ جو بے بدلہ کے رہ جائیں۔ اب خدا خود اس امتحان میں شامل ہو گیا ہے۔ اور جب خدا کسی امتحان میں شامل ہو جائے تو رحمتی وسعت کل شئی کے مطابق

ابتلاؤں کا انجام رحمت

ہی ہوا کرتا ہے ؛

چونکہ میرا گلا بیٹھتا چلا جا رہا ہے اس لئے میں کوئی اور بات نہیں کر سکتا۔ ورنہ ایک دو باتیں اور بھی میں نے کہنی تھیں۔ اب میں اسی پر اپنے خطبہ کو ختم کرتا ہُوں اور اللہ تعالےٰ سے دُعا کرتا ہوں۔ کہ وُہ اپنے فضل سے ہمیں کسی ایسے ابتلاء میں نہ ڈالے۔ جو ہماری تباہی کا موجب ہو۔ بلکہ ہمارے سارے ابتلاء خواہ وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ہوں۔ یا خلیفہ کی طرف سے۔ نظام کی طرف سے ہوں یا افراد کی طرف سے۔ جماعت کی بہتری اور اس کی ترقی کا موجب ہوں۔ اور وُہ نہ صرف ہمیں

روحانی اور ایمانی برکات

کا وارث بنانے والے ہوں بلکہ مالی۔ اور جسمانی طور پر بھی ہر قسم کے فوائد سے ہمیں متمتع کرنے والے ہوں۔ اور ہماری قربانیاں اُس بیج کی طرح ہوں۔ جو بہتر سے بہتر ہوتا ہے۔ بہتر سے بہتر زمین میں ڈالا جاتا ہے۔ اور بہتر سے بہتر کوشش اور محنت کے بعد صحیح موسم میں اچھے سے اچھا پانی لے کر پیدا ہوتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ ان قربانیوں کے بدلہ میں اگر ہمیں انعامات عطا فرمائے۔ تو ہمیں توفیق بخشے۔ کہ ہم اس کے احسانات کی شکر گزاری کرتے ہُوئے ان نعمتوں کو بھی اس کے رستہ میں قربان کر دیں۔ اور اپنے ایمان کا دنیا کو زیادہ سے زیادہ بہتر نمونہ دکھائیں ؛

چندہ ادا نہ کرنے والوں کا جماعت سے اخراج

مجلس مشاورت منعقدہ اکتوبر ۱۹۳۶ء جس کی مفصل روئداد "الفضل" ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء میں شائع ہو چکی ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا تھا۔ کہ جن لوگوں سے متواتر عرصہ تک چندہ وصول نہ ہو۔ ان کی رپورٹ مرکز میں کی جائے۔ لیکن رپورٹ کرنے سے قبل ضروری ہے۔ کہ افراد متعلقہ کو امیر یا پریزیڈنٹ باقاعدہ نوٹس دیں۔ اگر وہ مقامی جماعت کی کوشش پر بھی اصلاح نہ کریں۔ تو مقامی جماعت میں ان کا معاملہ پیش کر کے تعزیری کارروائی کے لئے مرکز میں رپورٹ کی جائے۔ چنانچہ اس فیصلہ کی تعمیل میں بعض کو بعد منظوری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ جماعت سے خارج کیا جا چکا ہے۔ مقامی کارکنوں کو چاہیئے کہ اگر ان میں کوئی تارکِ چندہ یا نادھند ہوں۔ اور باوجود جماعت کی کوشش کے اصلاح نہ کریں تو ان کو ایکماہ کا نوٹس بطور اتمام حجت دے کر اور ان کا معاملہ مقامی جماعت میں پیش کر کے تعزیری کارروائی

جماعت احمدیہ کی کامیابی

اور

غیر احمدیوں کی ناکامی کا راز

(۱)

جماعت احمدیہ ایک امام کی تابع ہے۔ اور اس مقدس مطاع کی اطاعت میں ہی اپنی نجات اور فلاح کا راز مضمر یقین کرتی ہے۔ خدا تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفہ کی کامل اتباع سلسلہ کے ہر مخلص فرد کا ایمان ہے۔ اور اس کی ہر آواز پر عملی طور پر لبیک کہنا اس کا مسلک۔ یہی وجہ ہے کہ اس ربانی جماعت کو جو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے برپا کی گئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے ہر میدان میں کامیابی اور ہر جہاد میں فتح و ظفر سے مشرف کیا ہے جماعت احمدیہ اپنے امام کو ڈھال سمجھتی اور اس کی تدابیر پر عمل کرنا اپنا طریق عمل جانتی ہے۔

(۲)

اطاعت امام کے اصل سے جماعت احمدیہ کو کس قدر ترقی حاصل ہوئی ہے۔ دشمن اس کے انداز سے متحیر ہو جاتا ہے۔ ابھی قیام احمدیت کو زیادہ مدت نہیں گزری! لیکن دشمن مقر ہے۔ کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں احمدیت کا کمزور نظر آنے والا پودا تناور درخت بن چکا ہے۔ اس کی شاخیں مشرق و مغرب میں پھیل کر اکناف عالم کو اپنے تسکین بخش سائے کے نیچے لا چکی ہیں۔ ان گنتی کے چند سالوں میں سلسلہ احمدیہ کو وہ عروج حاصل ہوا ہے۔ جو بجز تائید الٰہی اور نصرت ایزدی کے ممکن ہی نہیں۔ اس بے نظیر کامیابی کی وجوہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زبان مبارک سے حدیث حذیفہ سے معلوم ہوتی ہیں۔ کہ آخری زمانہ میں وہی جماعت راہ ہدایت پر گامزن ہوگی جس کے افراد متحد و منظم ہو کر ایک امام کے تابع ہوں گے! جماعت احمدیہ نے اپنی شاندار قربانیوں اور بے نظیر اطاعت سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس ارشاد کی حقیقی مصداق صرف یہی جماعت ہے۔

(۳)

آج وہ جماعتیں جو اسلام کی اجارہ دار کہلاتی ہیں۔ پراگندگی کی حالت میں اِدھر اُدھر بھٹک رہی ہیں۔ وہی گروہ جو بزعم خود "شریعت غرّا کے علمبردار" ہیں منتشر ہو چکے ہیں۔ ان کے افراد کا طریق عمل ایک دوسرے سے الگ الگ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی مساعی نتیجہ خیز ثابت نہیں ہوتیں مسلمان کہلانے والے مختلف الخیال فرقوں کے اس انتشار کے خطرناک نتائج ہر روز مشاہدہ میں آتے رہتے ہیں مسلمان مذاہب غیر کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو چکے ہیں۔ اور دشمن اس حالت کو دیکھ کر تحقیر آمیز انداز سے اظہار مسرت کرتا ہے۔

(۴)

مسلمان اپنی مذہبی حیثیت کو تو کھو ہی چکے تھے۔ لیکن سیاست میں بھی ان کے ضعف و انتشار کا یہی عالم ہے آپس میں ہی سر پھٹول ہو رہی ہے۔ مسلمان گروہ در گروہ منقسم ہو رہے ہیں برادران وطن بھی طعن و تشنیع کرتے ہیں۔ مسلمانوں میں سے اہلحدیث کے گروہ کو اپنی سرگرمیوں پر ناز اور اپنی تنظیم کا زعم ہے۔ لیکن ان کی حالت بھی دوسروں کی طرح ہی پراگندہ ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی صدر جمعیۃ تبلیغ اہلحدیث پنجاب کی تازہ رائے سنئے۔ لکھتے ہیں:-

"زمانۂ حال کی سیاسی تحریکیں کچھ اس طرح واقع ہوئی ہیں۔ کہ مسلمان عام طور پر بجائے دین میں مضبوط ہونے کے دین سے بے پروا ہو رہے ہیں۔ اور بجائے متفق و منظم ہونے کے مختلف پارٹیوں میں منقسم ہو رہے ہیں ع

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا معاملہ ہو رہا ہے۔ جماعت اہلحدیث بھی زمانہ کے اس اثر سے محفوظ نہ رہ سکی۔ چنانچہ وہ بھی مختلف پارٹیوں (احراری۔ خاکساری۔ مسلم لیگی اور کانگرسی) میں بطور ماتحت رعیت کے داخل ہو کر اپنا پرانا اور بنیادی اور امتیازی سبق توحید و سنت بھی بھول گئے۔ سیاسی مجلسوں میں بینڈ باجے بج رہے ہیں۔ غیر اللہ کے نام سے نعرے لگ رہے ہیں۔ نمازیں ضائع ہو رہی ہیں۔ اور افراد اہلحدیث نہایت جوش اور مسرت سے بدیں خیال رضاکارانہ خدمات بجا لا رہے ہیں۔ کہ اس طریق سے ہم کو دہلی کا تخت واپس مل جائے گا"

(اخبار اہلحدیث مجریہ مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء)

(۵)

یہ اقتباس کسی مزید تفصیل کا محتاج نہیں۔ یہ رائے اکابر اہلحدیث میں سے ایک ایسے سرکردہ شخص کی ہے جو اپنی قوم کی حالت زار کا خود مشاہدہ کر کے اس نتیجہ پر پہونچا ہے۔ مسلم لیگ اور کانگرس کے نقطۂ خیال میں بعد المشرقین ہے۔ لیکن جماعت اہلحدیث ہر دو کی اقتدار اور "رضاکارانہ خدمات" کے لئے اپنے افراد نہایت فراخدلی اور وسعت حوصلہ سے مہیا کر رہی ہے۔ احرار اور تحریک خاکساران کے باہمی اصول میں اختلافات کی ایسی وسیع خلیج حائل ہے۔ جس کا پاٹنا آسان نہیں۔ لیکن اہلحدیث کا گروہ "توحید و سنت کو بھول کر" ماتحت رعیت کی طرح دونوں میں داخل ہے۔ اس کا نتیجہ کیا ہوا ہے۔ یہی ہے کہ اب غیر اللہ کا نام ہی ورد زبان ہے۔ اور ان "مختلف پارٹیوں" میں شامل ہو کر جماعت اہلحدیث نے یہی حاصل کیا ہے۔ کہ ان کی نمازیں بھی ضائع ہو رہی ہیں"۔ یہ اس فرقہ کا حال ہے جو جناب میر سیالکوٹی کے الفاظ میں مرکز توحید و سنت پر قائم رہ کر عملی طور پر اپنے آپ کو داعی الی الخیر ثابت کرنا چاہتا ہے۔ جب اس کی یہ کیفیت ہے۔ تو باقی مسلمانوں کا حال ظاہر ہے۔ ع

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

(۶)

جماعت احمدیہ اس دکھ دینے والی حالت کو دیکھ کر حزین و ملول ہے اور اپنے معبود حقیقی کے حضور بصد تضرع ملتجی ہے۔ کہ وہ جلد سے جلد اسلام کو فتح و تمکین بخشے۔ اور مسلمانوں کو ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کی توفیق دے۔ وہاں وہ مفتخر اور نازاں بھی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اسے انتشار اور اس کے ہولناک نتائج و عواقب سے محفوظ و مصئون رکھا۔ جماعت احمدیہ کا مقصد ایک ہے اور اس کا مسلک بھی ایک۔ اس کی توجہ میں یکسانیت ہے اور اسکی تمام مساعی ایک ہی تنظیم کے ماتحت صرف ہوتی ہیں۔ الٰہی جماعتیں اسی اصل کے ماتحت ترقی کرتی ہیں۔ کاش کہ دوسرے لوگ بھی اس راز کو پا لیں اور خدا تعالیٰ کے اس گروہ میں شامل ہو کر امام آخر الزمان کی اقتدا کا شرف حاصل کریں۔ اور دینی و دنیوی ترقیات کے وارث ہو جائیں؛

خاکسار خلیل احمد بی اے

خطبہ نمبر کے خریدار اصحاب کو اطلاع

ممکن ہے خطبہ نمبر کے بعض خریداروں کو خیال ہو کہ ۲۲ جنوری ۱۹۳۹ء کے خطبہ نمبر کے بعد انہیں کیوں خطبہ نمبر نہیں پہونچا ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اس خطبہ کے بعد ہی خطبہ شائع ہو رہا ہے۔ جو انکی خدمت میں بھیجا جا رہا ہے۔ اور یہی ممکن ہے اس طرح پوری ہو جائے۔ کہ ایک ہفتہ میں

مسلمانوں کی مرکزیت کا سوال

اخبار "سرگزشت" کی ناقابل عمل تجویز

ہر کام میں مرکزیت کی ضرورت ہے اور کسی مقام کی مرکزیت ہمیشہ ایسے وجود سے وابستہ ہوتی ہے۔ جو ایک خیال پر جمع ہونے والوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرتا ہے۔ اور جس کی وجہ سے وہ تمام لوگ سلک واحد میں منسلک ہوتے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ پریشانی اور ان کی ابتر حالت کا بڑا باعث ان کی لامرکزیت ہے۔ اسی لئے درد رکھنے والے مسلمان اس بات کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ کہ کسی طور پر مسلمان ایک مرکز پر جمع ہو جائیں۔ مگر سالہا سال سے یہ کوششیں ناکام ثابت ہو رہی ہیں۔

علیگڑھ کے ایک اخبار "سرگزشت" نے لکھا ہے۔ کہ "کسی ایک مقام یا ادارہ کو مرکزیت کا درجہ ہمیشہ صاحب مرکز سے حاصل ہوتا ہے"۔ اور پھر مسلمانوں کی عمائد پر تبصرہ کرتے ہوئے ان سے مایوس ہو کر لکھتا ہے۔

"ظہور امام مہدی کا انتظار ایک ثواب کی بات یقینی ہے۔ اور ہر مسلمان اسی دن کے لئے دست بدعا ہے مگر یہاں اس قدر صبر کہاں؟ ہم تو دیکھ رہے ہیں۔ کہ اگر عنقریب مردے از غیب بروں آید نہ ہوا۔ تو ہمارا ہی خاتمہ ہوا جاتا ہے"۔ (یکم فروری ۳۹ء)

گویا امام مہدی کے ظہور کا وقت اگر کوئی ہے تو یہی ہے۔ اور اگر اب بھی وہ ظاہر نہ ہوں۔ تو اس کے یہ معنے ہونگے کہ اللہ تعالے مسلمانوں کا ہی خاتمہ کرنا چاہتا ہے۔ نعوذ باللہ۔ ظاہر ہے۔ کہ اسلام کی حفاظت کا وعدہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون اس کا ارشاد ہے۔ خود رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر صدی کے سر پر مجدد کے مبعوث من اللہ ہونے کی بشارت دی ہے۔ اب چودھویں صدی میں سے ستاون برس گزر رہے ہیں اور مسلمان کہلانے والوں کو احساس ہو رہا ہے۔ کہ اگر اب بھی ان کی کشتی کا ناخدا ظاہر نہ ہوا۔ تو ان کی ہلاکت یقینی ہے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ اللہ تعالے نے اپنے وعدہ کو پورا فرما دیا اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی سچی ثابت ہوئی ہے۔ اللہ تعالے کی طرف سے صادق امام مہدی حضرت احمد علیہ السلام ظاہر ہو چکے ہیں جنہوں نے بر وقت مبعوث ہو کر اعلان کر دیا۔ کہ اللہ تعالے کی طرف سے میں صاحب مرکز ہوں۔ میرے بغیر تم پراگندہ بھیڑوں کی طرح ہو گے جنہیں بھیڑیے بآسانی شکار کر سکتے ہیں۔ فرمایا ؎

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار

اس آسمانی آواز پر لوگوں نے کہا۔ کہ ہمیں الٰہی انتخاب سے اتفاق نہیں ہم اپنی عقل و فکر سے مسلمانوں کی ناؤ کو منجدھار سے نکالیں گے۔ اس دعوی پر آج پچاس برس کا عرصہ گزرتا ہے۔ حالات جلد جلد بدلتے گئے۔ اور آج علیگڑھ سے آواز اٹھتی ہے۔ کہ ہم لامرکزیت کی وجہ سے "تباہ ہو رہے ہیں۔ اور صاحب مرکز کے بغیر ہمارے لئے کوئی چارہ نہیں۔ امام مہدی یا آسمان سے کسی مصلح کی آمد سے وہ ناامید ہو بیٹھے ہیں۔ فطرت "مردے از غیب بروں آید" پکار رہی ہے مگر فرستادہ حق کے انکار کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ انہیں چاروں طرف سے ناکامی ہی ناکامی لاحق ہو رہی ہے۔

"سرگزشت" نے آخر کار یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ علیگڑھ کے اولڈ بوائز مل کر اپنے میں سے پانچ اشخاص کو ووٹوں کے ذریعہ منتخب کریں۔ پھر ان میں سے دو نام جلسہ عام میں پیش کر کے یا بذریعہ قرعہ اندازی ان میں سے ایک شخص کو انتخاب کر لیا جائے۔ وہی صاحب مرکز ہو۔ پھر لکھا ہے۔

"منتخب شدہ صاحب مسلمانان ہند کے امام ہوں۔ ان کو مسلمانوں کے تمام امور کے بارے میں پانچ سال تک سیاہ و سفید کا اختیار ہو۔ ان کا مستقل قیام علیگڑھ میں رہے"۔

اللہ! اللہ! مسلمانوں کے لئے امام کا انتخاب ہو۔ اور علیگڑھ کے اولڈ بوائز کے ووٹوں سے ہو۔ طرفہ یہ کہ یہ انتخاب بھی پنجسالہ ہو۔ ایسے امام کو یدخلون فی دین اللہ افواجا کا باعث قرار دینا انتہا درجہ کی خوش فہمی ہے۔ کیا دین حنیف بازیچۂ اطفال ہے؟ کیا درجۂ امامت اس قدر پست ہے۔ کہ اسے اسلام کی حقیقت سے بے بہرہ انسانوں کا مشغلہ بننے دیا جائے یہ تجویز قطعاً ناقابل عمل ہے۔ بلکہ مضحکہ خیز ہے۔ اور یقیناً مسلمانوں کے لئے ہرگز مفید نہیں صحیح راستہ وہی ہے جو خود اللہ تعالے نے اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کی بہتری کے لئے تجویز فرمایا ہے۔ اس کے علاوہ جو بھی طریق اختیار کیا جائے گا۔ وہ ناکامی اور رسوائی کا طریق ہوگا۔ آسمان سے آنے والے کا انتظار یا غار سے نکلنے والے کی امید یا اولڈ بوائز کی آراء سے انتخاب کا خیال یہ سب ناکامی کے راستے ہیں۔ صاحب مرکز۔ اسلام کا صاحب مرکز صرف اللہ تعالے کے قائم کرنے سے ہی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اور اللہ تعالے نے جسے چاہا اسے صاحب مرکز بنا دیا۔ مسلمانوں کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ اسے قبول کریں اور اسکی ہدایات پر عمل پیرا ہو کر کامیابی اور فلاح کو حاصل کریں۔ خاکسار ابوالعطاء جالندھری

مرکزی چندہ (چندہ عام حصہ آمد و چندہ جلسہ سالانہ) کی ادائیگی کی فرضیت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۴ء میں تحریک جدید کا مطالبہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ۔

"ہر وہ شخص جس کے ذمہ (فریضہ) چندوں میں سے کوئی نہ کوئی بقایا ہے۔ یا ہر وہ جماعت جس کے چندوں میں بقائے ہوں۔ وہ فوراً اپنے بقائے پورے کرے اور آئندہ کے لئے چندوں کی ادائیگی میں باقاعدگی کا نمونہ دکھلائیں۔ جو جماعتیں میرے اس حکم کے مطابق اپنے اپنے بقایوں کو ادا کرتے ہوئے فریضہ چندوں میں باقاعدگی اختیار کریں گی۔ میں سمجھوں گا۔ کہ انہوں نے اپنے اقرار کو پورا کیا۔ اور آئندہ کی جدوجہد میں ان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے"۔

پھر فرمایا۔ "یہ بالکل اس آیت قل ماعند اللہ خیر من اللھو ومن التجارۃ کا ترجمہ ہے۔ اور یاد رکھو کہ جو اللہ تعالے کے پاس ہے۔ وہ تجارت اور لہو سے بہت زیادہ بہتر ہے۔ اگر تم اپنی سستیاں چھوڑ دو۔ قربانیاں کرو۔ اور دین کی اشاعت کا کام اپنے ذمہ لو۔ تو یہ تمہارے لئے بہت زیادہ بہتر ہے۔ ... جب اس طرح مال خرچ کرو گے۔ تو خدا تعالے تمہیں دنیا کا بادشاہ بنا دے گا۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی۔ اور چھوٹی چھوٹی قربانیاں تمہیں حقیر و ذلیل نظر آنے لگیں گی"۔

پس دنیا پر دین کو مقدم کرنے کا عہد کرنے والے احباب اپنے وعدوں کا جائزہ لیں۔ اور غور کریں۔ کہ کیا انہوں نے جو عہد کیا تھا۔ اسے پورا کر دیا ہے؟ اگر نہیں تو جلد کریں کیونکہ قربانی کے مواقع ہمیشہ نہیں ملا کرتے۔

ناظر بیت المال قادیان

غیر مبایعین کا تبلیغی کام

پچیس سال میں صرف دو مشنوں کا قیام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض تجدید دین اسلام تھی۔ اور حضور علیہ السلام کی یہ خواہش تھی کہ تبلیغ کے ذریعہ تمام دنیا پر اسلام کی فضیلت اور اس کی برتری ثابت کی جائے۔ چنانچہ اسی مقصد کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی یہ بشارت دی گئی کہ "میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" اس سے ظاہر ہے کہ دنیا میں تبلیغ دین حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جھنڈے کو اٹھا کر اور احمدیت کو پیش کر کے ہی ہو سکے گی۔ غیر مبایعین جب سے مرکز احمدیت سے الگ ہوئے ہیں۔ آج اس پر پچیس سال گذر چکے ہیں مگر اس لمبے عرصہ میں انہوں نے تبلیغ احمدیت کا کام کس قدر کیا۔ اور کتنے لوگوں کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا حلقہ بگوش بنایا۔ اس کا جواب غیر مبایعین کے کام کو دیکھنے سے مل سکتا ہے۔ اس وقت تک ان کے ذریعہ چند نفوس کے سوا کسی نے ان کا ہم خیال اور ہم عقیدہ بننے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ان کا عقیدہ ایک مجدد سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور مجدد تسلیم کر لینا نبی ماننے سے نہایت آسان ہے۔ مگر ہندوستان میں ان کی ترقی کی رفتار کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ابھی تک ان کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد چند سو نفوس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ بلکہ شاید پہلے کی نسبت ہر سال کم ہوتی جا رہی ہے۔ اسکے علاوہ ظاہری طور پر جو جد و جہد وہ کر رہے ہیں۔ اس کی حقیقت سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ پچیس برس کے زمانہ میں صرف دو مشن انہوں نے بیرون ہند میں قائم کئے۔ جب غیر مبایعین سے اس بارہ میں گفتگو کی جاتے تو وہ لاجواب ہو کر بار بار ترجمہ قرآن مجید۔ اور چند دوسری کتب کی اشاعت کو پیش کرتے ہیں۔ وہ کتب جن کی اشاعت سے مولوی محمد علی صاحب نے ذاتی طور پر بہت سا منافع حاصل کیا۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین جب بھی جماعت احمدیہ قادیان کے ساتھ اپنے کام کا موازنہ کرتے ہیں۔ تو بار بار ترجمہ قرآن مجید اور اپنی چند کتب کے شائع کرنے کا ذکر کرتے ہیں۔ وہ ان باتوں کو اتنی تکرار سے پیش کرتے ہیں کہ پڑھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔ لیکن اس کے مقابل آپ نے کبھی تبلیغ کے عظیم الشان کام پر نظر نہیں ڈالی۔ یا اپنی ندامت اور شکست کو چھپانے کے لئے اس کام کا کبھی ذکر ہی نہیں کیا۔ اور اگر انہیں کبھی قہراً و جبراً کسی جگہ اس کا ذکر کرنا پڑا۔ تو ایسے مبہم طریق پر کہ پڑھنے والے پر اصل حقیقت منکشف نہ ہو جائے۔

چنانچہ حال ہی میں جوبلی کے موقعہ پر آپ نے جو خطبہ صدارت تحریر کیا۔ اس میں اپنی تبلیغی کوششوں کے ضمن میں سات مشن گنوا دیے۔ حقیقت یہ ہے کہ سوائے دو مشنوں کے باقی یا تو ابھی تک قائم ہی نہیں ہوئے اور مولوی صاحب مسلمانوں سے چندہ بٹورنے کی خاطر ان کا ذکر خواہ مخواہ کر رہے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ "افسوس ہے کہ مسلمانوں نے اب تک اس کام کی کوئی قدر نہیں کی۔ اور اس کے لئے عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ مسلمانوں کو ہمارے عقائد سے اختلاف ہے" اور یا پھر بعض ایسے مشنوں کا ذکر ہے۔ جن میں مولوی صاحب اور ان کے ساتھیوں کو سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ اور انہیں بند کر چکے ہیں۔ لیکن باوجود اس ناکامی کے تعداد بڑھانے کے لئے ان کو بھی شمار کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ سوائے جاوا اور برلن مشن کے باقی مشنوں کا ذکر اسی رنگ میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

(۱) ووکنگ مشن ... "اب ایک علیحدہ ٹرسٹ اس کے لئے قائم ہے"۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ مشن غیر احمدیوں کے قبضہ میں جا چکا ہے۔ لیکن مولوی صاحب اسے ابھی تک اپنی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔

(۲) وی آنا مشن کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "کوئی چار سال کا عرصہ ہوا۔ ایک مشن بیرن عمر کی زیر نگرانی وی آنا دار الخلافہ آسٹریا میں قائم کیا گیا تھا۔ مگر سیاسی پیچیدگیوں کی وجہ سے بیرن صاحب کو اپنا مشن چھوڑنا پڑا اس لئے مشن کا کام بھی سر دست معرض التوا میں پڑ گیا۔

(۳) سپین مشن کی تیاری ہو رہی ہے اس کے لئے کچھ روپیہ ہو چکا ہوا ہے۔

(۴) ممالک متحدہ امریکہ ٹرینیڈاڈ وغیرہ میں تبلیغی کام۔ ان میں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے لئے تبلیغی کام جاری رہا۔ (پیغام صلح ۹ جنوری ۱۹۳۹ء)

ان اقتباسات سے غیر مبایعین کا تبلیغی کام ظاہر ہے۔ کہ کس طرح خواہ مخواہ کی نمبر شماری کی گئی ہے۔ تاکہ پڑھنے والا نمبر دیکھ کر ہی متاثر ہو جائے۔ صرف دو مشنوں کو سات مشنوں کے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ غیر مبایعین کی تبلیغی میدان میں اس ناکامی اور ہزیمت کا سبب کیا ہے۔ سو اس کا جواب انہی کی زبان سے سنیئے۔ ایڈیٹر صاحب پیغام صلح لکھتے ہیں۔

(۱) "تمام برادران بگوش ہوش سے پڑھیں کہ مذہب کی ترقی محض خیالات کی کاغذی اشاعت سے ناممکن ہے۔ اس ذریعہ سے آج تک نہ کسی نے ترقی کی ہے اور نہ ہی ترقی ہوگی" (پیغام صلح ۷ مارچ ۱۹۳۸ء)

(۲) "ایک اعلیٰ سے اعلیٰ تصنیف یہ تو کر سکتی ہے کہ وہ خیالات میں تغیر پیدا کر دے یا کسی حقیقت کے اعلان کرنے پر آمادہ کر دے مگر وہ کبھی یہ نہیں کر سکتی کہ کسی انسان یا قوم میں زبردست قوت عمل پیدا کر دے۔ اسلام کا مقصد محض ذہنی انقلاب پیدا کرنا نہیں اسلام تو چاہتا ہے کہ اقوام عالم کی عملی زندگی میں ایک زبردست تبدیلی پیدا ہو" (پیغام صلح ۷ مئی ۱۹۳۸ء)

اس سے ظاہر ہے کہ غیر مبایعین کی ساری تگ و دو صرف اس حد تک محدود رہی کہ محض خیالات کی کاغذی اشاعت" کی جائے اور چند کتابیں شائع کر کے تجارتی رنگ پیدا کر لیا جاتے۔

لیکن اس کے مقابل میں وہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے شاندار اور منظم تبلیغی کام کو دیکھیں۔ علاوہ ان مستقل تبلیغی مرکزوں کے جو صیغہ دعوت و تبلیغ کے ماتحت قائم ہیں۔ تحریک جدید کے چار سالہ عرصہ میں ایک درجن کے قریب غیر ممالک میں احمدیہ مشن قائم ہو چکے ہیں۔ جہاں زندگی وقف کرنے والے احمدی نوجوان کام کر رہے ہیں لیکن غیر مبایعین کی پچیس سالہ مسلسل کوشش کا نتیجہ صرف دو مشن ہیں۔ اب جناب مولوی صاحب غور فرمائیں کہ خدا تعالےٰ کی قبولیت کس کے ساتھ ہے؟

(خاکسار:۔ ملک محمد عبد اللہ قادیان)

عیدگاہ کے متصل کا ایک رقبہ

قادیان ۶ فروری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ عیدگاہ کے متصل خسرہ نمبر ۶۲/۳ میں ۵ فروری کو ایک شخص گیانی ہری سنگھ صاحب نے آدمی لگا کر مٹی اس غرض سے کھودنی شروع کر دی۔ کہ اس کا احاطہ بنا یا جائے۔ جس پر ان کو روکا گیا۔ اور وہ رک گئے۔ اور باہمی تصفیہ کرنے کے متعلق گفتگو کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے پولیس میں اس دست اندازی کے متعلق اطلاع دینی ملتوی کی گئی۔ لیکن آج دس بجے صبح سمجھوتہ کی گفتگو کے خلاف پھر انہوں نے وہاں آدمی لے جا کر مٹی کھودنی شروع کر دی جس پر مولوی فخر الدین صاحب مختار مالکان نے چوکی پولیس قادیان میں اس معاملہ کی اطلاع دی۔ نیز وہ بمعیت شیخ محمود احمد صاحب عرفانی اور منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ موقعہ پر گئے۔ اور انہیں اس قسم کی دست اندازی کرنے سے روکا۔ اور توجہ دلائی۔ کہ جھگڑا بڑھانے کی صورت پیدا نہ کریں اگر ان کو کوئی حق پہنچتا ہے تو باہمی گفتگو کے ذریعہ طے کر لیں جس پر وہ رک گئے۔ اور باہمی گفتگو سے طے ہوا۔ کہ کسی قسم کی مزید کاروائی کرنے سے قبل وہ حقوق کے متعلق قانونی مشورہ حاصل کر لیں۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

مسولینی فرانس سے کیا چاہتا ہے؟

سپین میں جنرل فرینکو کی کامیابی کے متوقع نتائج پر پہلے اجمالاً روشنی ڈالی جاچکی ہے۔ مسولینی کا مقصد یہ ہے۔ کہ بحیرہ روم میں اپنا تسلط و اقتدار بڑھا کر نہر سویز کے نظم و نسق میں اپنا اثر بڑھائے اور بورڈ آف ڈائرکٹرز میں مؤثر نمائندگی حاصل کرے اور پھر اس کے ذریعہ بحری محاصل میں مراعات حاصل کرے۔

حال میں مصری پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے دریافت کیا ہے۔ کہ نہر سویز کے نظم و نسق میں شرکت اور محاصل میں تخفیف کے لئے اٹلی کے مطالبات کے سلسلہ میں حکومت مصر کیا کارروائی کر رہی ہے۔ جس کے جواب میں وزیر داخلہ نے کہا۔ کہ ابھی تک اٹلی کی طرف سے کوئی ایسی عرضداشت نہیں آئی۔ اور نہ ہی کوئی سرکاری گفت و شنید اس سلسلہ میں ہوئی ہے۔ یہ نہر حکومت مصر کی ملکیت ہے۔ اور اس نے اس کو ٹھیکہ پر دیا ہے ٹھیکہ کی میعاد ختم ہونے پر یہی اس کی مالک ہو گی۔ نیز اس کی ایک کوشش یہ بھی ہے۔ کہ فرانس پر دباؤ ڈال کر روس کے ساتھ اس کے معاہدہ کو منسوخ کرائے مسولینی چونکہ روس کے سخت خلاف ہے اس لئے وہ اس کے ساتھ فرانس کے روابط کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اور مغربی سیاست دانوں کا یہ خیال ہے۔ کہ اگر یہ معاہدہ منسوخ ہو جائے۔ تو آج فرانس کے ساتھ اٹلی کے تعلقات درست ہو سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ مسولینی یہ بھی چاہتا ہے۔ کہ سپین گورنمنٹ کو فرانس کسی قسم کی امداد بھی نہ دے۔ اٹلی کے خلاف پروپیگنڈا بند کیا جائے۔ اور فرنچ سمالی لینڈ میں اٹلی کو تجارتی مراعات حاصل ہوں۔ فرانسیسی اخبارات نے لکھا ہے۔ کہ مسولینی یہ تمام مطالبات بہت جلد یورپ کی تمام حکومتوں کو بھیج دے گا۔

مسولینی اور ہٹلر کی کوششیں مشرق میں

یورپ کے دو زبردست ڈکٹیٹر جس طرح یورپ کو اپنے زیر اثر لانے کے لئے وہاں ہر قسم کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اسی طرح مشرق قریب میں بھی ان کا پروپیگنڈا جاری ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ فلسطین میں شورش کو تقویت دینے کے لئے ہٹلر نے ایک خاص محکمہ قائم کر رکھا ہے یمن کے ساتھ مسولینی کے روابط روز بروز بڑھ رہے ہیں۔ شام اور عراق میں بھی دونوں اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہے ہیں۔ نازی پریس شام میں فرانسیسی اور فلسطین میں برطانوی مظالم کی داستانیں نہایت اہتمام کے ساتھ شائع کرنے میں مصروف ہیں۔

ان باتوں کے علاوہ سنڈے کیپٹوریل نے ایک عجیب و غریب انکشاف کیا ہے وہ لکھتا ہے۔ کہ ہندوستان کی سرحد پر وزیرستان میں جو شورش بپا ہے۔ اس میں بھی مسولینی کا ہاتھ ہے۔ اور اس کے ایجنٹ وہاں عرصہ سے مصروف عمل ہیں۔ اور پانی کی طرح روپیہ بہا رہے ہیں۔ اور پوری کوشش کرتے ہیں۔ کہ قبائل مشتعل رہیں۔ اس سے غرض یہ ہے۔ کہ برطانوی طاقت اس طرف سے بے فکر نہ ہو سکے۔ اور لازماً اسے اپنا کچھ حصہ یہاں کے لئے وقف رکھنا پڑے۔ اور اسی طرح کچھ عرصہ فلسطین کی شورش کو دبانے کے لئے وقف رہے۔ اور اس طرح اس کی فوج اتنے حصوں میں منقسم ہو جائے۔ کہ یورپ میں اس کے پاس کم سے کم فوج رہ سکے اور موقعہ آنے پر مسولینی اور ہٹلر کے لئے یورپ میں اپنے عزائم کو بروئے کار لانے میں ہر ممکن سہولت موجود رہے۔

دراصل اس وقت دنیا میں جو جنگیں جاری ہیں۔ یا متوقع ہیں۔ ان کی تہ میں بہت حد تک کمیونزم اور اینٹی کمیونزم تحریکات کار فرما ہیں۔ جن ممالک میں ڈکٹیٹر شپ قائم ہو چکی ہیں ان کی کوشش یہی ہے کہ کمیونزم کو ختم کر کے اس کی جگہ یہی نظام قائم ہو۔ سپین میں اس قدر ہولناک جنگ بھی دراصل اسی کا نتیجہ تھا۔ اور چین و جاپان کی جنگ کی بنیاد بھی اس پہ ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر چین میں جنرل چیانگ کائی شیک کی پارٹی جو دراصل کمیونزم کی حامی ہے۔ توڑ دی جائے۔ تو چین و جاپان کی جنگ کا خاتمہ بآسانی ہو سکتا ہے۔ اس پارٹی کو کمیونزم کا حامی خیال کیا جاتا ہے۔ جس سے چین میں روس کے اثر و رسوخ کا بڑھ جانا یقینی ہے۔ اور یہ ایک ایسی صورت ہے۔ جسے جاپان ایک لمحہ کے لئے بھی گوارا نہیں کر سکتا۔ مشرقی ایشیا میں کمیونزم کی اشاعت کو روکنے کے لئے جاپان بڑی سے بڑی قربانی کے لئے آمادہ ہے۔ اور اسے اپنے لئے خطرناک سمجھتا ہے۔ چین پر اس کا تمام دباؤ اسی لئے ہے۔ کہ وہ اینٹی کمیونسٹ پیکٹ میں جاپان کے ساتھ مل جائے لیکن چین کی نیشنل گورنمنٹ اس کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے۔ کہ اس سے چین کی آزادی اور خود مختاری کا یکسر خاتمہ ہو جائے گا۔ اور وہ بھی مانچوکو کی طرح جاپان کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن کر رہ جائیگا۔

لنڈن کے شاہی محلات کو بم سے اڑانے کی سازش

لنڈن سے ۵ فروری کی آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ گزشتہ شب پولیس کو یہ اطلاع ملی۔ کہ بکنگھم پیلیس اور ونڈسر پیلیس کو بم سے اڑانے کی سازش ہو رہی ہے اس لئے پولیس نے شاہی محلات اور وزیر اعظم کے مکان پر زبردست پہرا رکھا۔ سکاٹ لینڈ یارڈ کی پولیس کو بھی مسلح کر دیا گیا۔ یہاں تک تو خبر ہے۔ لیکن لورپول میں بم سے جیل خانہ کو اڑانے کی ناکام کوشش عمل میں لائی گئی۔ جس سے والٹن جیل کی دیواریں شق ہو گئیں مگر اس سے زیادہ نقصان نہیں ہوا۔ گذشتہ بم پھٹنے کی وارداتوں کے سلسلہ میں جو آئرش گرفتار کئے گئے تھے۔ وہ اسی جیل میں ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ان وارداتوں کی وجہ سے آئرش لوگوں پر سختیاں کی جارہی ہیں۔ انہیں ملازمتوں سے برطرف کیا جارہا ہے۔ اور وہ اپنے وطن واپس جانے پر مجبور ہو رہے ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ آئرش ریپبلکین آرمی کی طرف سے برطانوی حکام کو الٹی میٹم دے دیا گیا تھا۔ کہ وہ آئرلینڈ سے اپنی فوجیں واپس بلا لیں۔ ورنہ قتل و غارت کا میدان گرم کر دیا جائے گا۔ علاوہ ازیں خفیہ پولیس نے بہت سی ایسی اہم دستاویزات اپنے قبضہ میں کی ہیں۔ جن سے پتہ چلتا ہے۔ کہ برطانوی پولیس افسروں کو ہلاک کرنے کی وسیع سازش کی گئی ہے۔ اور یہ وارداتیں اسی سلسلہ میں ہیں۔

حکومت اٹلی کا سرکاری بیان

روم سے ۵ فروری کی خبر ہے کہ رات کے وقت فاشسٹ گرینڈ کونسل کا اجلاس منعقد ہوا جس میں سائنیور مسولینی نے بین الاقوامی صورت حالات پر تقریر کی۔ اس جلسہ کی کارروائی پردہ راز میں ہے۔ لیکن اس کے بعد ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جب تک سپین پر جنرل فرینکو کا مکمل قبضہ اور فسطائیت ازم کی پوری فتح نہ ہو۔ اطالوی افواج واپس نہیں بلائی جا سکتیں۔ اس کے علاوہ ہٹلر کی ۳۰ جنوری کی تقریر پر اس اجلاس میں اظہار اطمینان کیا گیا۔ اطالوی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ جمہوری حکومتوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ان کی بہتری اسی میں ہے۔ کہ ہمارے علاقے ہمیں واپس کر دئے جائیں۔ اور یہ ضرور واپس کرنے اور ہمارے مطالبات منظور کرنے پڑیں گے ہر ہٹلر کی تقریر کے بعد اب صرف یہ فیصلہ کرنا باقی رہ گیا ہے۔ کہ جنگ کی ضرورت ہے یا امن کی۔